سوال

(228) عورت قبر پر جا کر روئے تو صاحب قبر کی زیارت نہیں ہوتی ہے اور اگر نہ روئے تو زیارت ہوتی ہے یہ کہاں تک درست ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میں اپنے بیٹے کی قبر کی زیارت کر سکتی ہوں ؟ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب والدہ طلوع آفتاب سے پہلے قبر پر جائے اور وہاں پر نہ روئے اور سورۃ الفاتحہ پڑھے تو اس کے بیٹے کے لیے اس کو دیکھنا ممکن ہو گا اور ان کے درمیان چھلنی کے سوراخوں کے برابر فاصلہ ہو گا اور اگر وہ روئے تو وہ اپنے بچے کی زیارت سے روک دی جائے گی یہ کہاں تک درست ہے ؟ نیز یہ بتائیے کہ عورتوں کے قبرستان جانے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جو عورت کا عمل ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ جمعہ کے دن طلوع آفتاب سے پہلے اپنے بیٹے کی قبر پر حاضر ہو کر سورۃ الفاتحہ پڑھے اور روئے نہیں تو اس کے لیے اس کے بیٹے سے پردہ دور کر دیا جائے گا اور وہ اپنے بیٹے کو یوں دیکھے گی جیسے وہ چھلنی کے سوراخوں کے درمیان سے اس کو دیکھ رہی ہے بلا شبہ یہ ایک باطل قول ہے بالکل صحیح اور درست نہیں ہے اس قول پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

رہا عورتوں کا قبرستان جانا تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض تو اس کو مکروہ کہتے ہیں اور بعض نے اس کو جائز قرار دیا ہے جبکہ اس کے قبرستان جانے میں کوئی ممنوع کام شامل نہ ہو۔ اور بعض علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے میرے نزدیک صحیح اور علماء کے مختلف اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ یقیناً عورتوں کا قبرستان جانا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں اور ان پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے اور کسی مباح فعل پر لعنت نہیں ہوا کرتی اور نہ ہی مکروہ فعل پر لعنت ہوتی ہے بلکہ فعل حرام پر لعنت ہوتی ہے بلکہ اہل علم کے ہاں جو قاعدہ مشہور ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لیے جانا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے اس لیے کہ اس پر لعنت مرتب ہوتی ہے اور وہ گناہ جب اس پر لعنت مرتب ہوتی ہو وہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہو جاتا ہے جیسا کہ یہ تمام یا اکثر اہل علم کے ہاں قاعدہ ہے۔

تو اس بنا پر اس عورت کو جس کا بچہ فوت ہو گیا ہے میری طرف سے یہ نصیحت ہے کہ وہ گھر میں ہی رہ کر اس کے لیے کثرت سے استغفار اور دعا کرے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اس کی دعا واستغفار کو قبول کرلے گا تو یہ اس کے بیٹے کے لیے مفید ہے اگرچہ وہ اس کی قبر کے پاس نہ بھی ہو۔ (فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر 217

محدث فتویٰ